Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

باب نمبر 3

آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان

س1: قراردادِ مقاصد کے اہم نکات بیان کیجئے۔ (لاہور بورڈ 2010-2003ء)

جواب: پس منظر و تعارف:

12 مارچ 1949ء کو نوابزادہ لیاقت علی خاں جو کہ اُس وقت پاکستان کے وزیرِاعظم تھے، انہوں نے قانون ساز ادارے میں ایک قرارداد پیش کی جس میں ان نکات کی نشاندہی کی گئی جن کو بنیاد بنا کر ملک کے مستقبل کا دستور بنایا جانا تھا۔ قومی اسمبلی نے اس قرارداد کو کثرتِ رائے سے منظور کر لیا۔ اس قرارداد کو عرفِ عام میں قراردادِ مقاصد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، کیونکہ اس قرارداد میں ان مقاصد یا نکات کی نشاندہی کی گئی تھی، جن پر عمل کرتے ہوئے ملک کے لیے نیا دستور بنایا جانا تھا۔

قراردادِ مقاصد کے اہم نکات:

قراردادِ مقاصد کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت:

اس قرارداد میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سارا اقتدار اُسی کو حاصل ہے۔ اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اس اقتدار کو اللہ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر استعمال کیا جائے گا، جو کہ عوام کے منتخب نمائندے کریں گے۔

2۔ اسلامی اقدار کی پابندی:

قراردادِ مقاصد میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ پاکستان میں اسلامی اقدار مثلاً جمہوریت، آزادی، رواداری اور معاشرتی انصاف کو فروغ دیا جائے گا۔

3۔ اسلامی طرزِ زندگی:

مسلمانوں کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیاں اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزارنے کے لیے بہتر اور مناسب ماحول فراہم کیا جائے گا۔

4۔ اقلیتوں کا تحفظ:

پاکستان میں رہنے والے تمام غیر مسلم شہریوں کو اپنے مذاہب اور عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

5۔ بنیادی حقوق کی فراہمی:

تمام شہریوں کو بغیر کسی نسلی، معاشرتی، معاشی و مذہبی اور علاقائی تفریق کے تمام شہری اور بنیادی حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

6۔ وفاقی نظامِ حکومت:

قراردادِ مقاصد میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ پاکستان کا نظام وفاقی اور جمہوری ہوگا، جو کہ عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے چلایا جائے گا۔ صوبوں کی اپنی حکومتیں تشکیل دی جائیں گی۔ جو صوبائی معاملات میں مکمل خودمختار ہوں گی۔

7۔ پسماندہ علاقوں کی ترقی:

قراردادِ مقاصد میں اس بات کو واضح کیا گیا کہ پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے اور اُنہیں ترقی یافتہ علاقوں

کے برابر لایا جائے گا۔

8۔ عدلیہ کی آزادی:

قراردادِ مقاصد میں اس بات کو واضح کیا گیا کہ عدلیہ اپنے کاموں میں مکمل آزاد ہوگی اور بغیر کسی دباؤ کے کام کرے گی تاکہ تمام شہریوں کو بلا امتیاز انصاف مہیا ہو سکے۔

9۔ اُردو بطور قومی زبان:

قراردادِ مقاصد میں اس بات کی نشان دہی کی گئی کہ ملک کی قومی زبان اُردو ہوگی۔

10۔ وطن کا دفاع:

ملک کی نظریاتی، برّی، بحری، اور فضائی حدود کا بھرپور دفاع کیا جائے گا اور اس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

قراردادِ مقاصد کی اہمیت:

قراردادِ مقاصد کی منظوری کے بعد پورے ملک میں خوشی و اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ لوگوں کو اس بات کا احساس ہو گیا کہ اب دستور سازی بنانے کا کام لوگوں کی خواہشات اور مرضی کے مطابق پورا ہو سکے گا۔

1۔ قراردادِ مقاصد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس قرارداد کی منظوری کے بعد ملک میں دستور بنانے کے کام کا آغاز کر دیا گیا۔

2۔ اس مقصد کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی جسے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا نام دیا گیا۔

3۔ قراردادِ مقاصد کی منظوری کے بعد دستور سازی کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور ہو گئیں۔

4۔ قراردادِ مقاصد نے دستور بنانے کے لیے بنیادی اصولوں کی نشان دہی کر دی۔

5۔ قراردادِ مقاصد پاکستان میں بننے والے تمام دساتیر میں بطور ابتدائیہ کے شامل کی گئی۔ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے 1985ء میں 1973ء کے آئین میں ترمیم کر کے اسے آئین کا مستقل حصہ بنا دیا۔

6۔ قراردادِ مقاصد اس لیے بھی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اسے پاکستان کے تمام مکاتبِ فکر کے علماء کرام نے متفقہ طور پر پیش کیا جسے اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔

س2: 1956ء اور 1962ء کے آئین کی خصوصیات تحریر کیجیے۔ (لاہور بورڈ 2006ء)

جواب: قراردادِ مقاصد کی منظوری کے بعد اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ ملک کا دستور کن بنیادوں پر استوار کیا جائے گا۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے وفاقی اسمبلی کے ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی مگر آزادی کے فوراً بعد ہی پاکستان بے شمار ایسے مسائل سے دوچار ہو گیا جس کی وجہ سے دستور سازی پر بھرپور توجہ نہ دی جا سکی۔ بالآخر پاکستان کے قیام کے 9 سال بعد ملک کو پہلا آئین 1956ء کے آئین کی صورت میں میسر آیا جو اس وقت کے وزیرِ اعظم چودھری محمد علی نے تیار کیا تھا۔

1956ء کے آئین کی خصوصیات

پاکستان کا پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو ملک میں نافذ کیا گیا۔ اس آئین کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

i۔ ملک کا نام:

پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

ii۔ نظام حکومت:

ملک میں وفاقی اور پارلیمانی نظام حکومت رائج کیا گیا جو دو صوبوں مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان پر مشتمل تھا۔

iii۔ اسلامی دفعات:

آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اختیارات کا عوامی نمائندوں کے ذریعے استعمال، قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے ماحول اور اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی دینے کا اعلان کیا گیا۔

iv۔ بنیادی حقوق:

آئین میں اس بات کی نشاندہی کر دی گئی کہ شہریوں کو بہتر زندگی بسر کرنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے مکمل شہری اور بنیادی حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

v۔ عدلیہ کی آزادی:

1956ء کے آئین میں اس بات کی ضمانت فراہم کی گئی کہ عدلیہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے ہر قسم کے دباؤ سے آزاد ہو گی۔ عدالتوں کے ججوں کو ملازمت کا تحفظ فراہم کیا جائے گا تاکہ لوگوں کو انصاف کے یکساں مواقع مل سکیں۔

vi۔ قومی زبان:

1956ء کے دستور کے مطابق اردو اور بنگالی دونوں زبانوں کو مشترکہ طور پر قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

vii۔ تحریری آئین:

1956ء کے آئین کو تحریری شکل میں تیار کیا گیا تھا جو 234 دفعات اور چھ گوشواروں پر مشتمل تھا۔

viii۔ یک ایوانی مقننہ:

اس آئین کے تحت یک ایوانی مقننہ (قومی اسمبلی) قائم کی گئی۔ اس میں ارکان کی تعداد 300 تھی اور ایوان کی میعاد پانچ سال تھی۔

ix۔ صوبائی نظام حکومت:

اس دستور میں صوبائی نظام حکومت کی بھی وضاحت کی گئی ہر صوبے کا سربراہ گورنر کو مقرر کیا گیا۔ جبکہ انتظامیہ کا سربراہ وزیر اعلیٰ کو مقرر کیا گیا۔ جو صوبائی اسمبلی سے منتخب ہوتا تھا۔ تمام اختیارات وزیر اعلیٰ کے پاس تھے۔ ہر صوبے میں الگ صوبائی اسمبلی قائم کی گئی۔

x۔ رہنما اصول:

1956ء کے آئین میں ریاستی پالیسی کے رہنما اصولوں کی بھی وضاحت کی گئی۔ ان اصولوں میں اقوام متحدہ کے چارٹر کا احترام، اسلامی ممالک سے قریبی تعلقات، اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ، تعلیم کو فروغ، دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کا خاتمہ وغیرہ شامل تھا۔

1956ء کے آئین کی منسوخی

1956ء کا آئین نو سال کی انتھک محنت اور کوششوں کے بعد منظور ہوا تھا، مگر پاکستان کے مخصوص حالات، سیاست دانوں کی باہمی چپقلش، جمہوری اداروں میں فوج اور بیوروکریسی کی بے جا مداخلت، اعلیٰ قیادت کا فقدان اور سب سے بڑھ کر صدر کی حکومتی معاملات میں بے جا من مانی نے آئین کو زیادہ دیر تک نہ چلنے دیا۔ 1956ء کا یہ آئین دو سال اور 7 ماہ تک نافذ رہا۔ جس کے بعد 7 اکتوبر 1958ء میں پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں نے ملک کی جمہوری حکومت کو برطرف کر کے فوجی حکومت قائم کر لی۔ تمام اختیارات خود سنبھال لیے۔ جنرل محمد ایوب خاں نے 1956ء کا آئین منسوخ کر دیا۔ تمام وفاقی وصوبائی اسمبلیاں توڑ دیں اور خود صدر پاکستان اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

عہدے سنبھال لیے۔

1962ء کے آئین کی خصوصیات

صدر جنرل محمد ایوب خاں نے ملک کے لیے نیا آئین بنانے کے لیے 1960ء میں ایک دستوری کمیشن قائم کیا۔ کمیشن نے اپنی سفارشات 1961ء میں صدر کو پیش کیں۔ صدر نے ان سفارشات میں اپنی مرضی کی ترامیم کرنے کے بعد پاکستان کے لیے ایک نیا آئین تیار کیا۔ جسے جون 1962ء کو ملک میں نافذ کیا گیا۔

i۔ تحریری آئین:

1962ء کا آئین تحریری تھا جو کہ 250 دفعات اور 5 گوشواروں پر مشتمل تھا۔

ii۔ وفاقی نظام حکومت:

1962ء کا آئین وفاقی نوعیت کا تھا، دستور کے اندر پاکستان کے دونوں حصوں مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کو برابر نمائندگی دی گئی۔

iii۔ صدارتی طرز حکومت:

1962ء کے دستور کے تحت ملک میں وفاقی صدارتی طرزِ حکومت رائج کیا گیا۔

iv۔ اسلامی دفعات:

1962ء کے دستور میں کئی اسلامی دفعات شامل کی گئیں، مثلاً: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اقتدار اللہ تعالیٰ کی امانت اور اس کا استعمال عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے کیا جائے گا۔

v۔ ملک کا نام:

1962ء کے آئین میں ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان قرار دیا گیا۔

vi۔ سربراہ مملکت کا مسلمان ہونا

1962ء کے آئین میں سربراہ مملکت یعنی صدرِ پاکستان کے لیے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

vii۔ بنیادی حقوق

1962ء کے آئین میں عوام کو بہتر زندگی گزارنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے کئی حقوق دیے گئے، جن کو شہریوں کے بنیادی حقوق کہتے ہیں۔

viii۔ قومی زبان:

1962ء کے آئین میں اُردو اور بنگالی دونوں کو پاکستان کی قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

ix۔ یک ایوانی مقننہ

1962ء کے آئین کے تحت ملک میں یک ایوانی مقننہ قائم کی گئی جو 152 ارکان پر مشتمل تھی۔ مشرقی اور مغربی پاکستان سے برابر برابر نمائندے لیے گئے۔

x۔ بالواسطہ انتخابات:

1962ء کے آئین کے مطابق بالواسطہ انتخابات کا طریقہ رائج کیا گیا۔ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں اور صدرِ پاکستان کا انتخاب براہِ راست عوام کے ذریعے کرنے کی بجائے بنیادی جمہوریتوں کے ذریعے کیا گیا۔ اس مقصد کے لیے 80 ہزار ارکان پر مشتمل ایک ادارہ

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

بنیادی جمہوریت قائم کیا گیا۔ جس کی نصف تعداد مشرقی پاکستان اور نصف تعداد مغربی پاکستان سے لی گئی۔

1962ء کے آئین کی ناکامی

صدر جنرل محمد ایوب خاں نے تقریباً 10 سال حکومت کی اور ان کے دور میں کئی اصلاحات نافذ ہوئیں اور ملک نے صنعتی میدان میں کافی ترقی کی، آئین کی رُو سے تمام اختیارات صدر پاکستان کے پاس تھے۔ جنرل محمد ایوب خان کی آمرانہ حکومت کے خلاف عوام نے زبردست تحریک چلائی اور حالات ان کے کنٹرول سے باہر ہونے لگے۔ تو ایوب خان نے استعفیٰ دے دیا۔ ان حالات کے پیش نظر 25 مارچ 1969ء کو جنرل آغا محمد یحییٰ خاں نے حکومت سنبھال لی اور 1962ء کے آئین کو ختم کر کے ایک دفعہ پھر ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔

س3: 1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات کا جائزہ لیجیے۔

جواب: 1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات:

1971ء میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی (بنگلہ دیش بن جانے) کی وجہ سے مغربی پاکستان کی حکومت یحییٰ خاں نے پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو کے سپرد کر دی اور خود مستعفی ہو گئے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے فوری طور پر پہلے سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے ملک کا انتظام سنبھال لیا اور ملک کا نظام چلانے کے لئے ایک عبوری آئین 1972ء میں نافذ کیا۔ انہوں نے ملک کا نیا آئین بنانے کے لیے قومی اسمبلی کے 25 ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی، اُس میں اُن تمام سیاسی جماعتوں کو نمائندگی دی گئی جو قومی اسمبلی میں نمائندگی رکھتی تھیں۔

کمیٹی نے اپنی سفارشات مسودہ کی شکل میں 31 دسمبر 1972ء کو قومی اسمبلی میں پیش کیں۔ قومی اسمبلی نے ان آئینی سفارشات اور مسودہ کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد اسے 10 اپریل 1973ء کو منظور کر لیا۔ پاکستان کا پہلا متفقہ آئین جسے تمام سیاسی جماعتوں کی حمایت و تائید حاصل تھی، اسے 14 اگست 1973ء کو ملک میں نافذ کیا گیا، جو کہ اب تک مختلف ترامیم اور تبدیلیوں کے ساتھ ملک میں رائج ہے۔

1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات

1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات مندرجہ ذیل تھیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت:

1973ء کے آئین میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ تمام کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور عوام کے منتخب نمائندے ان اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھتے ہوئے استعمال کریں گے۔

2۔ ملک کا نام:

1973ء کے آئین کے تحت ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا جو کہ پاکستان کی ایک اسلامی فلاحی مملکت کے طور پر نشاندہی کرتا ہے۔

3۔ مسلمان کی تعریف:

1973ء کے آئین میں مسلمان کی تعریف بھی کی گئی۔ آئین کے تحت مسلمان وہ ہے، جو

(الف) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین رکھتا ہو۔ (ب) حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا آخری نبی اور رسول مانتا ہو۔

(ج) آسمانی کتابوں اور قیامت پر یقین رکھتا ہو۔

4۔ صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا:

1973ء کے آئین کے تحت پاکستان کے سربراہ ریاست یعنی صدر اور سربراہ حکومت وزیر اعظم کے لیے ضروری قرار دیا گیا کہ وہ مسلمان ہو۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

5۔ **سرکاری مذہب:**

1973ء کے آئین میں اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔

6۔ **اسلامی قوانین کا نفاذ:**

آئین میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ ملک کا قانونی ڈھانچہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہوگا۔

7۔ **لازمی دینی و عربی تعلیم:**

آئین میں حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ مسلمانوں کے لیے دینی اور عربی تعلیم کے لیے خصوصی اقدامات کرے گی اور قرآن پاک کی غلطیوں سے پاک طباعت کے لئے مناسب اقدامات کرے گی۔

8۔ **اسلامی اقدار کا فروغ:**

آئین میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی کہ اسلام کی بنیادی اقدار یعنی جمہوریت، انصاف، رواداری، آزادی اور مساوات کو ملک میں فروغ دیا جائے گا۔

9۔ **زکوٰۃ اور عشر کا نظام:**

آئین میں واضح کر دیا گیا کہ مسلمانوں کے لیے زکوٰۃ، اوقاف اور عشر کا اسلامی نظام ملک میں رائج کیا جائے گا۔

10۔ **اسلامی ممالک سے تعلقات:**

آئین میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات اور مسلم ممالک کو قریب لانے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ کسی اسلامی ملک پر حملہ نہ کیا جائے گا اور نہ ہی حملے میں کسی دوسرے ملک کی حمایت کی جائے گی۔

11۔ **اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام:**

ملک میں اسلامی معاشرہ کے قیام اور قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کے لیے ایک کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کا نام اسلامی نظریاتی کونسل رکھا گیا۔

12۔ **اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ:**

آئین کے تحت پاکستان میں بسنے والی تمام اقلیتوں کو مکمل مذہبی اور ثقافتی تحفظ فراہم کرنے کی ضمانت دی گئی۔

13۔ **اسلامی نظریے کے تحفظ کا اقرار:**

صدرِ مملکت، وزیرِ اعظم، وفاقی وزراء، قومی اسمبلی کے سپیکر، ڈپٹی سپیکر، سینٹ کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین، صوبائی گورنروں، صوبائی وزراء، صوبائی وزراءِ اعلیٰ اور دیگر حکومتی عہدیداروں کے لیے لازمی قرار دیا گیا کہ وہ اپنے عہدے سنبھالتے وقت اسلامی نظریے سے وفادار رہنے اور اس کا تحفظ کرنے کا حلف اُٹھائیں گے۔

14۔ **اسلامی قوانین کا نفاذ:**

قرآن پاک اور سنّت رسول اللہ ﷺ کو پاکستان میں قانون سازی کی بنیاد بنایا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ اگلے چند سالوں میں ملکی قوانین کو اسلامی انداز میں ڈھالا جائے گا اور نئے قوانین قرآن و سنت کی روشنی میں مرتب کیے جائیں گے۔

15۔ **اسلامی نظام حیات:**

1973ء کے آئین میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ حکومت کے لئے لازمی ہے کہ وہ ایسے اقدامات اور سہولتیں فراہم کرے جن سے

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

مسلمانانِ پاکستان کے لیے ممکن ہو کہ وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں گزار سکیں۔

16۔ **سودی نظام کا خاتمہ:**

1973ء کے دستور میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ ملک میں بلاسود بینکاری نظام رائج کیا جائے گا اور سودی نظام کو بتدریج ختم کر دیا جائے گا۔

17۔ **اسلامی ضابطہ اخلاق:**

ملک میں اسلام کا لافانی ضابطہ اخلاق (اسلام کا اخلاقی نظام) نافذ کرنے کی سفارش کی گئی۔

18۔ **بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کا قیام:**

ملک مین اسلامی قانون کا نفاذ کرنے کے لئے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جو قوانین کو اسلامی ڈھانچے میں ڈھالنے کے لئے معاونت کرے گی۔

19۔ **قرآن پاک کی غلطیوں سے پاک طباعت:**

ملک میں قرآن پاک کی غلطیوں سے پاک طباعت کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں گے۔

20۔ **قراردادِ مقاصد آئین کا مستقل حصہ:**

1949ء میں منظور شدہ قراردادِ مقاصد کو 1985ء میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے 1973ء کے آئین میں ترمیم کر کے اسے آئین کا مستقل حصہ بنا دیا۔ 1979ء میں جنرل محمد ضیاء الحق کی مارشل لاء کی حکومت نے 1973ء کے آئین میں مزید اسلامی دفعات کا اضافہ کیا جن میں احترامِ رمضان، صلوٰۃ کمیٹیوں کا قیام، قصاص، دیت، چوری، ڈکیتی اور شراب نوشی وغیرہ کی اسلامی سزائیں شامل تھیں۔

حاصلِ کلام:

یہ آئین مکمل اسلامی قانون تھا اور آج تک کسی بھی عالم نے مقامی اور بین الاقوامی سطح پر اس پر تنقید نہیں کی جبکہ ملک کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتیں اس پر متفق ہیں۔

س4: ریاستی حکمت عملی (ریاستی پالیسی) کے اہم نکات کی وضاحت کیجیے۔ (لاہور بورڈ 09-06-2002ء)

جواب: ریاستی حکمت عملی (ریاستی پالیسی):

ریاستی حکمت عملی کے اصول سے مراد وہ اہم ذمہ داریاں ہیں، جن کو پورا کرنا اور ان پر عمل درآمد کروانا ہر حکومت کی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ ریاست کے اہم مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جو پالیسیاں وضع کی جائیں وہ مخصوص اصولوں پر قائم ہونی چاہئیں۔

ریاستی حکمت عملی کے اہم نکات:

پاکستان کے 1973ء کے آئین میں ریاستی حکمت عملی کے اہم اصول مرتب کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔ **اسلامی طرز زندگی:**

ریاست کی ذمہ داری ہے کہ ملک میں بسنے والے مسلمانوں کو انفرادی و اجتماعی طور پر اپنی زندگیاں اسلام کے بنیادی قوانین کے مطابق گزارنے کے لیے مناسب و ضروری اقدامات اور سہولتیں فراہم کرے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

2۔ قرآن پاک کی تعلیم:

ریاست کی ذمہ داری ہے کہ قرآن کی تعلیم کو ملک میں لازمی قرار دے اور اس کی تعلیم کا مناسب بندوبست کرے۔

3۔ قرآن پاک کی غلطیوں سے پاک طباعت:

پاکستان میں حکومت کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ قرآن مجید کی غلطیوں سے پاک طباعت (Printing) کا مناسب بندوبست کرے۔

4۔ اسلامی ضابطہ اخلاق:

ملک میں اسلام کا لافانی ضابطہ اخلاق رائج کرنے اور لوگوں کو اس حوالے سے ضروری معلومات فراہم کرنے کی ذمہ داری حکومت پر لاگو ہو۔

5۔ زکوٰۃ اور اوقاف کا نظام:

ملک میں اسلامی نظام زکوٰۃ اور اوقاف کے متعلق امور کا مناسب بندوبست کرنا حکومت کی ذمہ داری ہو۔

6۔ پسماندہ علاقوں کی ترقی:

ملک میں پسماندہ طبقات اور علاقوں کی ترقی کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے اور حکومت اس سلسلے میں تمام ضروری وسائل کو استعمال میں لائے۔

7۔ تعصبات کا خاتمہ:

ملک میں ہر طرح کے تعصبات مثلاً علاقائی، نسلی، صوبائی اور قبائلی تعصبات کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

8۔ ملکی ترقی میں خواتین کی نمائندگی:

ملک کی ترقی کے لیے خواتین کو زندگی کے تمام شعبوں میں شریک کیا جائے گا اور اُن کو ترقی کے مساوی مواقع فراہم کیے جائیں۔

9۔ اقلیتوں کا تحفظ:

ملک کے اندر رہنے والی اقلیتوں کو ضروری تحفظ اور ترقی کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

10۔ اسلامی اتحاد کا فروغ:

اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات کو فروغ دیتے ہوئے اتحادِ عالمِ اسلامی کے لیے راہ ہموار کی جائے۔

11۔ ہمسایہ ممالک سے خوشگوار تعلقات:

ہمسایہ ممالک سے مستقل بنیادوں پر خوشگوار تعلقات قائم کیے جائیں گے۔ محاذ آرائی کی بجائے باہمی تعاون کی پالیسی تشکیل دی جائے۔

12۔ صحت اور تعلیم کی بہتر سہولیات کی فراہمی:

ملک میں تعلیم اور صحت کو بہتر بنانے کے لیے حکومت ہر قسم کے وسائل کو استعمال میں لاتے ہوئے بہتر انتظامات کرے۔ تعلیمی اداروں کا قیام اور صحت کے مراکز کا قیام اور اس سلسلے میں ہر ممکن اقدامات کرنا حکومت کی ذمہ داری ہو۔

13۔ قانون سازی کی بنیاد:

ملک میں قانون سازی کی بنیاد قرآن اور سُنت کو قرار دیا جائے تاکہ قرآن اور سُنت کی تعلیمات کے منافی کوئی بھی قانون ملک میں تشکیل نہ پا سکے۔

14۔ عدلیہ کی آزادی:

ملک میں قانون کے نفاذ کو یقینی بنانے اور عدل و انصاف مہیا کرنے کے لیے عدلیہ کی آزادی کو یقینی بنایا جائے۔ اس پر کسی قسم کا انتظامیہ کا دباؤ نہ ہو تاکہ عدالتیں قانون کے مطابق بغیر کسی دباؤ کے فیصلے کر سکیں۔

15۔ بلند معیارِ زندگی:

1973ء کے آئین کے تحت ریاستی پالیسی اصولوں میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ شہریوں کے معیارِ زندگی کو بلند کرنے کیلئے حکومت ہر ممکن مدد و تعاون کرے گی۔

16۔ دولت کی منصفانہ تقسیم:

دولت کو چند ہاتھوں میں سمٹنے نہ دیا جائے بلکہ اس کی مساوی اور منصفانہ تقسیم کا بندوبست کرنا حکومت کی ذمہ داری ہو۔

17۔ بے سہارا لوگوں کی سرپرستی:

حکومت بے سہارا لوگوں، یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں کی سرپرستی کرے اور ان کو ملک کا فعال شہری بنانے میں تمام وسائل بروئے کار لائے۔

18۔ دفاعِ وطن:

وطن کی نظریاتی، برّی، بحری اور فضائی حدود کا دفاع کرنا حکومت کی ذمہ داری ہو۔

19۔ اُردو بطور سرکاری زبان:

ریاستی پالیسی کے اصولوں میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ پاکستان کی سرکاری زبان اُردو ہوگی اور 15 سال کے اندر اندر ملک کے تمام دفاتر کی زبان بنانے کا اہتمام کرنا حکومت کا فرض اور اولین لازم ہوگا۔ نیز علاقائی زبانوں کو بھی تحفظ فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوگی۔

20۔ جمہوری اداروں کا تحفظ:

ملک کے اندر جمہوری اداروں کا تحفظ کیا جائے۔ تاکہ ملک میں مضبوط جمہوری حکومتیں وجود میں آسکیں۔

حاصلِ کلام:

فرد اور ریاستی مشینری کے درمیان اعتماد کی فضاء قائم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں یہی کسی ریاست چلانے کی بہترین حکمتِ عملی ہے اور یہ صرف معاشرتی انصاف کے قائم کرنے سے ممکن ہے۔

س5: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات بیان کیجئے۔ (لاہور بورڈ 2010)

جواب: پس منظر:

پاکستان کو اپنے آغاز سے ہی بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ ان مسائل میں ایک مسئلہ یہ تھا کہ پاکستان دو حصوں یعنی مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان پر مشتمل تھا اور ان دونوں کے درمیان براہ راست زمینی رابطہ نہیں تھا۔ دوسرا یہ کہ مغربی پاکستان 4 صوبوں پر مشتمل تھا، جبکہ مشرقی پاکستان صرف ایک صوبہ پر مشتمل تھا، مگر آبادی کے لحاظ سے اکثریت میں تھا۔ دونوں حصوں میں بولی جانے والی زبانیں بھی مختلف تھیں۔ اس کے علاوہ زندگی کے دیگر معاملات میں بھی دونوں حصوں میں بسنے والے لوگوں کا نقطہ نظر ایک دوسرے سے کافی مختلف تھا۔ انتظامی معاملات کی بہتری کے لیے اس سلسلے میں 1955ء میں ون یونٹ کا قیام عمل لایا گیا۔

1970ء کے انتخابات کے بعد اقتدار کی جنگ نے ایک نئی صورت حال اختیار کر لی، شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنے چھ نکات پر مبنی منشور کی بنیاد

TopStudyWorld.com

پر حکومت کے قیام کا اعلان کیا، جبکہ پیپلز پارٹی نے اس کی بھرپور مخالفت کی۔ حالات پر قابو پانے کے لیے جنرل ٹکا خاں کو مشرقی پاکستان کا گورنر مقرر کیا گیا، مگر حالات قابو سے باہر ہوتے گئے۔ اسی دوران شیخ مجیب الرحمٰن نے متوازی حکومت قائم کر لی۔ 23 مارچ 1971ء کو شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنے گھر پر بنگلہ دیش کا پرچم لہرا دیا بالآخر مشرقی پاکستان 16 دسمبر 1971ء کو ایک الگ وطن بنگلہ دیش کے نام سے دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات:

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات کا مختصر جائزہ مندرجہ ذیل عوامل سے لیا جا سکتا ہے۔

1- نااہل ملکی قیادت:

قائدِ اعظمؒ کی وفات کے بعد ملک میں کوئی ایسا رہنما میسر نہ آ سکا۔ جس پر تمام پاکستانیوں کا اتفاق رائے ہوتا۔ قیادت کے فقدان نے مشرقی پاکستان کے لوگوں میں احساس محرومی کو مزید ہوا دی۔

2- تجارت و ملازمت پر ہندوؤں کے اثرات:

مشرقی پاکستان میں تجارت و سرکاری ملازمتوں پر بڑی تعداد میں ہندو چھائے ہوئے تھے اور وہ ایک خاص منصوبہ کے تحت لوگوں کے اندر علیحدگی کے جذبات کو ابھار رہے تھے۔

3- معاشی پسماندگی:

مشرقی پاکستان معاشی لحاظ سے پسماندہ علاقہ تھا۔ کسی بھی حکومت نے اس علاقہ کی معاشی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے خاطر خواہ اقدامات نہ کیے۔

4- ہندو اساتذہ کا کردار:

مشرقی پاکستان میں تعلیم کا شعبہ پوری طرح ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا۔ انہوں نے بنگالیوں کو پاکستان کے خلاف پوری طرح تیار کیا اور اُن کے جذبات کو ابھارا۔

5- زبان کا مسئلہ:

زبان کا مسئلہ اگرچہ 1956ء اور 1962ء کے دساتیر میں حل کر لیا گیا تھا۔ مگر مشرقی پاکستان کے لوگوں کے اندر زبان کے حوالہ سے جو احساس محرومی پیدا ہو چکا تھا وہ ختم نہ کیا جا سکا۔

6- بھارت کی بے جا مداخلت:

بھارت کی مشرقی پاکستان کے معاملات میں بے جا مداخلت نے بھی حالات کو خراب کیا۔ مکتی باہنی کے کارکنوں کو تربیت اور امداد بھارت سے ملتی رہی اور علیحدگی پسندر جحانات کی سرپرستی کی گئی۔

7- شیخ مجیب الرحمٰن کے چھ نکات:

عوامی لیگ کے صدر شیخ مجیب الرحمٰن کے چھ نکات نے بھی علیحدگی پسندر جحانات کو کافی تقویت دی۔

8- 1970ء کے انتخابات:

1970ء کے عام انتخابات نے حالات کو ایک نئی کروٹ دی اور مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کی مکمل کامیابی کے بعد لوگوں نے ایک نئے انداز سے سوچنا شروع کر دیا۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

9۔ جنرل یحییٰ کی اقتدار سے چمٹے رہنے کی خواہش:
جنرل ایوب خاں کے بعد ملکی قیادت ملک سے مخلص نہ تھی نیز جنرل یحییٰ کی اقتدار سے چمٹے رہنے کی خواہش نے بھی ملکی سیاسی حالات کو مزید خراب کر دیا۔ وہ کسی بھی صورت میں اقتدار منتخب ہونے والے نمائندوں کے سپرد کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔

10۔ شیخ مجیب الرحمان کی گرفتاری:
23 مارچ 1971ء کو شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنے گھر پر بنگلہ دیش کا پرچم لہرا دیا۔ جس کے جرم میں اُسے گرفتار کر لیا گیا۔ مشرقی پاکستان میں حالات خراب ہونے پر عوامی لیگ کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا اور مشرقی پاکستان میں ضمنی الیکشن کروائے گئے لیکن مشرقی پاکستان کے حالات پھر بھی کنٹرول نہ کیے جا سکے اور شیخ مجیب الرحمٰن کی گرفتاری نے حالات کو مزید بے قابو کر دیا۔

11۔ سول نافرمانی کی تحریک:
جب مشرقی پاکستان کے مسئلے کا کوئی حل تلاش نہ کیا جا سکا تو عوامی لیگ نے سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی اور شیخ مجیب الرحمٰن نے قومی اسمبلی کے اجلاس کو ملتوی کرنے کو مشرقی پاکستان کے خلاف سازش قرار دیا اور مشرقی پاکستان میں ہر طرف ہنگامے شروع کر دیئے گئے۔ جگہ جگہ قتل و غارت، عدمِ تعاون، ٹیکسوں کی ادائیگی سے انکار، ہڑتالیں، عدالتوں کا بائیکاٹ اور ملازمین کا کام پر نہ جانا آئے دن کا معمول بن گیا۔

12۔ 1971 کی جنگ:
ہندوستان نے مشرقی پاکستان کے حالات سے پورا فائدہ اُٹھایا۔ اس نے لاکھوں کی تعداد میں مکتی باہنی کے نام سے مسلح فوجیوں کو مشرقی پاکستان میں داخل کر دیا اور 3 دسمبر 1971 کو مشرقی پاکستان پر حملہ کر دیا۔ جس کا نتیجہ بالآخر مشرقی پاکستان کی علیٰحدگی کی صورت میں نکلا۔

13۔ شیخ مجیب الرحمٰن کی متوازی حکومت:
شیخ مجیب الرحمٰن نے بھارت کی شہ پر مشرقی پاکستان میں حکومت پاکستان کے متوازی حکومت قائم کرنے کا اعلان کر دیا اور انہوں نے انتخابات کے نتائج اور عوامی حمایت کی فضا کو دیکھتے ہوئے 6 نکات کی منظوری کے بغیر تعاون سے انکار کر دیا۔ جس سے حکومتِ پاکستان کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو گیا۔

14۔ خانہ جنگی کا آغاز:
مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان چپقلش اور رنجش نے خانہ جنگی کی صورت اختیار کر لی اور پورے مشرقی پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جس کی وجہ سے ہزاروں مشرقی پاکستانیوں نے بھارت کی طرف ہجرت شروع کر دی۔

15۔ زمینی رابطے کا فقدان:
مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان 1750 کلومیٹر کا وسیع بھارتی علاقہ موجود تھا یعنی پاکستان کے دونوں صوبوں کے درمیان کوئی زمینی رابطہ نہ تھا۔ جب 1970 اور 1971ء میں مشرقی پاکستان کے حالات خراب ہوئے تو پاکستان کی افواج کی مدد کے لیے اور ان کو اسلحہ و دیگر ضروری اشیاء پہنچانے کے لیے سخت مشکلات کا سامنا تھا۔ اس لیے زمینی رابطے کا فقدان بھی مشرقی پاکستان کی علیٰحدگی کی اہم وجہ بنا۔

16۔ مسائل کا غیر سیاسی حل:

حالات کا سیاسی حل ڈھونڈنے کی بجائے جنرل ٹکا خان کو گورنر مقرر کیا گیا اور یوں قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا۔ حالات کو قابو کرنے کے لئے قوت کا استعمال کیا گیا جس کے مقامی لوگوں پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔

17۔ مذاکرات کی بندش:

مجیب الرحمٰن نے بارہا کہا کہ ہمارے پاس مذاکرات کی لچک موجود ہے۔ پھر بھی مذاکرات نہ کر کے حالات کو خراب کیا گیا جو علیحدگی کا سبب بنا۔

18۔ سیاسی جماعتوں کی عدم مفاہمت:

سیاسی جماعتوں نے باہمی مفاہمت کی بجائے اپنے مفادات کو ترجیح دی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ملکی حالات دن بدن خراب ہوتے گئے اور یوں حالات قابو سے باہر ہو گئے۔

حاصلِ کلام:

معاشرتی انصاف کی عدم موجودگی علاقائی تعصبات کا سبب بنی۔ فوجی آمروں اور مفاد پرست لوگوں اور بیوروکریسی نے نفرت کا جو بیج بویا تھا اس کا نتیجہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی صورت میں سامنے آیا۔ اور افسوس اس بات پر کہ آج تک اس کی اصل حقیقت کو فاش کر کے اس کے کرداروں کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا گیا۔

س6: پاکستان میں 1977ء کے بعد دستوری ارتقاء کے مختلف مراحل کا جائزہ لیجیے۔

جواب:

1۔ 1977ء کے عام انتخابات:

1977ء میں پاکستان میں دوسرے عام انتخابات ہوئے جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کو کامیابی ملی۔ حزبِ اختلاف کی سیاسی جماعتوں نے حکومت پر دھاندلی کا الزام لگایا اور حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کیا۔ حزبِ اختلاف کی تحریک نے تھوڑے عرصہ میں ہی ملک گیر ہنگاموں کی شکل اختیار کر لی اور حالات حکومت وقت کے کنٹرول سے باہر ہونے لگے۔

2۔ ملکی تاریخ کا تیسرا مارشل لاء:

حالات کو دیکھتے ہوئے بری فوج کے سربراہ جنرل محمد ضیاء الحق نے 5 جولائی 1977ء کو ملک میں مارشل لاء لگا دیا۔ قومی و صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کو ختم کر دیا گیا۔ 1973ء کے آئین کے بیشتر حصے کو معطل کر دیا گیا۔ تمام سیاسی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی گئی۔

3۔ عبوری آئین کا نفاذ:

1981ء میں جنرل محمد ضیاء الحق نے ملک میں عبوری آئین نافذ کر دیا۔

4۔ مجلسِ شوریٰ کا قیام:

دسمبر 1981ء میں جنرل ضیاء الحق نے ایک نامزد مجلس شوریٰ (قومی اسمبلی) کا اعلان کیا، جو فروری 1985ء تک قائم رہی۔

5۔ صدر ضیاء الحق کا صدارتی ریفرنڈم:

1984ء میں ضیاء الحق نے ملک میں ملکی تاریخ کا پہلا ریفرنڈم منعقد کروایا جس کی رو سے ضیاء الحق نے صدر کا عہدہ بھی خود سنبھال لیا۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

6۔ **1985ء کے عام انتخابات:**

فروری 1985ء میں ملک میں عام انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر کرائے گئے 23 مارچ 1985ء کو محمد خاں جونیجو ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے اور 1973ء کے آئین کو ضروری ترامیم کے بعد بحال کر دیا گیا۔ ان ترامیم کے تحت صدر کے اختیارات میں زبردست اضافہ کر دیا گیا۔

7۔ **مارشل لاء کا خاتمہ:**

30 دسمبر 1985ء کو ملک سے مارشل لاء اُٹھا لیا گیا۔ جس کا اعلان منتخب وزیرِ اعظم محمد خاں جونیجو نے کیا۔

8۔ **جونیجو حکومت کی برطرفی:**

صرف تین سال اور دو ماہ بعد 29 مئی 1988ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے وزیر اعظم محمد خاں جونیجو کی حکومت کو برطرف کر دیا اور قومی وصوبائی اسمبلیاں توڑ دیں۔

9۔ **نومبر 1988ء کے انتخابات:**

17 اگست 1988ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق ایک فضائی حادثے میں ہلاک ہو گئے اور سینٹ کے چیئرمین غلام اسحاق خان صدر بنے، جنہوں نے نومبر 1988ء میں انتخابات کا اعلان کیا۔ ان انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی قومی اسمبلی میں سب سے بڑی پارٹی کے طور پر سامنے آئی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے پہلی دفعہ وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا۔

10۔ **بے نظیر حکومت کی برطرفی:**

اگست 1990ء میں صدر غلام اسحاق خان نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو برطرف کر دیا اور قومی وصوبائی اسمبلیاں بھی برطرف کر دی گئیں۔

11۔ **غلام مصطفےٰ جتوئی بطور نگران وزیرِ اعظم:**

1990ء میں بے نظیر حکومت کی برطرفی کے بعد غلام مصطفےٰ جتوئی کو ملک کا نگران وزیرِ اعظم مقرر کیا گیا جنہوں نے حکومت کے معاملات کو چلانے کے لیے نگران کابینہ تشکیل دی۔

12۔ **1990ء کے عام انتخابات:**

اکتوبر 1990ء میں انتخابات منعقد ہوئے۔ ان انتخابات میں اسلامی جمہوری اتحاد کو کامیابی حاصل ہوئی۔ محمد نواز شریف ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔

13۔ **نواز شریف حکومت کی برطرفی:**

نواز شریف حکومت بھی اپنی مدت پوری نہ کر سکی۔ غلام اسحاق خان نے نواز شریف حکومت اور چاروں صوبائی اسمبلیوں اور وفاقی اسمبلی کو توڑ دیا اور بلخ شیر مزاری کو ملک کا نگران وزیرِ اعظم مقرر کر دیا۔ سپریم کورٹ نے نواز شریف حکومت کو بحال کر دیا۔ بعد ازاں غلام اسحاق خان نے دوبارہ نواز شریف حکومت کو برطرف کر دیا اور معین قریشی کو نگران وزیرِ اعظم مقرر کیا۔ بعد ازاں غلام اسحاق خان خود بھی ایک معاہدے کے تحت مستعفی ہو گئے اور چیئرمین سینٹ وسیم سجاد ملک کے نگران صدر بنائے گئے۔

14۔ **1993 کے عام انتخابات:**

16 اکتوبر 1993ء کو ملک میں دوبارہ انتخابات ہوئے اور ایک دفعہ پھر محترمہ بے نظیر بھٹو ملک کی وزیر اعظم منتخب ہوئیں جبکہ صدر پاکستان

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

کے عہدہ پر پاکستان پیپلز پارٹی کے فاروق احمد خاں لغاری منتخب ہوئے۔

15۔ بے نظیر حکومت کی برطرفی:

5 نومبر 1996ء کو صدر پاکستان فاروق احمد خاں لغاری نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو برطرف کر دیا اور ملک معراج خالد کو ملک کا نگران وزیر اعظم مقرر کیا۔

16۔ 1997ء کے عام انتخابات:

فروری 1997ء کے انتخابات میں پاکستان مسلم لیگ نے نمایاں کامیابی حاصل کی اور محمد نواز شریف دوسری بار ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔

17۔ جنرل پرویز مشرف کا اقتدار:

12 اکتوبر 1999ء کو بری فوج کے سربراہ جنرل پرویز مشرف نے محمد نواز شریف کی حکومت کو ختم کر کے اقتدار سنبھال لیا۔ آئین کے بیشتر حصے کو معطل کر دیا گیا اور عبوری آئین PCO کا اعلان کیا گیا اور چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا۔

18۔ جنرل پرویز مشرف کا صدارتی ریفرنڈم:

جنرل پرویز مشرف نے اپریل 2002ء میں ریفرنڈم منعقد کروایا اور اس ریفرنڈم کے بعد انہوں نے چیف ایگزیکٹو کا عہدہ چھوڑ کر چیف آف آرمی سٹاف کے ساتھ ساتھ صدر پاکستان کا عہدہ بھی سنبھال لیا۔

19۔ اکتوبر 2002ء کے عام انتخابات:

صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے ملک میں نئے عام انتخابات کروانے کا اعلان کیا۔ 10 اکتوبر 2002ء کو ملک میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے، جس کے نتیجے میں میر ظفر اللہ خاں جمالی ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ قومی اسمبلی کے انتخابات کے بعد فروری 2003ء میں سینٹ کے انتخابات بھی مکمل کر لیے گئے۔

20۔ میر ظفر اللہ خاں جمالی کا استعفیٰ:

جون 2004ء میں میر ظفر اللہ خاں جمالی کے استعفیٰ کے بعد چوہدری شجاعت حسین نے دو ماہ کے لیے وزارت عظمیٰ کا قلمدان سنبھالا۔

21۔ شوکت عزیز بطور وزیر اعظم:

اگست 2004ء کو چوہدری شجاعت حسین نے استعفیٰ دے دیا اور شوکت عزیز کو آئندہ کا وزیر اعظم نامزد کیا۔ اگست 2004ء میں شوکت عزیز کے وزیر اعظم بننے کے بعد اب ملک دوبارہ جمہوری راہ پر گامزن ہو گیا ہے۔

22۔ محمد میاں سومرو بطور وزیر اعظم:

15 نومبر 2007 کو قومی اسمبلی اپنی مدت پوری کر کے تحلیل ہو گئی اور سینٹ کے چیرمین محمد میاں سومرو کو نگران وزیر اعظم بنایا گیا۔

23۔ پرویز مشرف بطور سویلین صدر:

29 نومبر 2007 کو پرویز مشرف نے سویلین صدر کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

24۔ 2008ء کے انتخابات:

18 فروری 2008ء میں ملک میں عام انتخابات کا انعقاد ہوا۔ ان انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) نے کامیابی حاصل کی۔ سید یوسف رضا گیلانی پاکستان کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

25۔ **آصف علی زرداری بطور صدر پاکستان:**

8اگست2008 کو پرویز مشرف نے صدارت سے استعفیٰ دے دیا چیرمین سینٹ محمد میاں سومرو قائم مقام صدر مقرر ہوئے۔ بعد ازاں 6 ستمبر کو آصف علی زرداری نے صدر مملکت کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

س7: 1973ء کے آئین کی خصوصیات بیان کریں۔

جواب: **پس منظر:**

1971ء میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی (بنگلہ دیش بن جانے) کی وجہ سے مغربی پاکستان کی حکومت یحییٰ خاں نے پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو کے سپرد کردی اور خود مستعفی ہوگئے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے فوری طور پر پہلے سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے ملک کا انتظام سنبھال لیا اور ملک کا نظام چلانے کے لئے ایک عبوری آئین 1972ء میں نافذ کیا۔ انہوں نے ملک کا نیا آئین بنانے کے لیے قومی اسمبلی کے 25 ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی، اُس میں اُن تمام سیاسی جماعتوں کو نمائندگی دی گئی جو قومی اسمبلی میں نمائندگی رکھتی تھیں۔

کمیٹی نے اپنی سفارشات مسودہ کی شکل میں 31 دسمبر 1972ء کو قومی اسمبلی میں پیش کیں۔ قومی اسمبلی نے ان آئینی سفارشات اور مسودہ کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد اسے 10 اپریل 1973ء کو منظور کر لیا۔ پاکستان کا پہلا متفقہ آئین جسے تمام سیاسی جماعتوں کی حمایت و تائید حاصل تھی، اسے 14 اگست 1973ء کو ملک میں نافذ کیا گیا، جو کہ اب تک مختلف ترامیم اور تبدیلیوں کے ساتھ ملک میں رائج ہے۔

1973ء کا آئین اور اس کی خصوصیات:

اس آئین کی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

i۔ **ملک کا نام:**

ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

ii۔ **تحریری آئین:**

1973ء کا آئین تحریری شکل میں ہے جو کہ 280 دفعات اور 12 گوشواروں پر مشتمل ہے۔

iii۔ **وفاقی و پارلیمانی نظام حکومت:**

1973ء کے آئین کے تحت ملک میں وفاقی و پارلیمانی نظام حکومت رائج کیا گیا اور ملک میں چار صوبوں پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان پر مشتمل وفاق تشکیل دیا گیا۔ جن کی اپنی اپنی صوبائی حکومتیں تشکیل دی گئیں۔

iv۔ **دوایوانی مقننہ:**

1973ء کے آئین کے تحت قانون ساز ادارہ کے دو ایوان رکھے گئے، جن کو قومی اسمبلی اور سینٹ کا نام دیا گیا۔ قومی اسمبلی کی کل نشستوں کی تعداد 342 رکھی گئی۔ جن میں 60 نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کی گئیں۔ قومی اسمبلی میں صوبوں کو آبادی کے لحاظ سے نمائندگی دی گئی۔ جبکہ سینٹ کی کُل نشستوں کی تعداد 100 رکھی گئی جس میں صوبوں کو برابر نمائندگی دی گئی۔

v۔ **عدلیہ کی آزادی:**

آئین کے تحت عدلیہ کی آزادی کی مکمل ضمانت فراہم کی گئی۔

vi۔ **مساوی حقوق کی فراہمی:**

آئین میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ قانون کی نظر میں تمام شہریوں کو یکساں مساوی حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

vii۔ بنیادی حقوق کی فراہمی:

آئین میں شہریوں کو بنیادی حقوق کی فراہمی کا مکمل تحفظ فراہم کیا گیا۔

viii۔ قومی زبان:

آئین کے تحت اُردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا گیا۔

ix۔ بلاواسطہ انتخابات:

1973ء کے آئین کے مطابق قومی اسمبلی کی تشکیل ڈائریکٹ یعنی بلاواسطہ طریقے سے عوام کے ووٹوں کے ذریعے عمل میں لائی گئی۔ جبکہ سینٹ کا انتخاب بالواسطہ طریقے سے ہونا قرار پایا۔

x۔ اقلیتوں کا تحفظ:

1973ء کے آئین میں اقلیتوں کو مکمل تحفظ فراہم کیا گیا اور اس بات کی وضاحت کی گئی کہ تمام اقلیتیں اپنے مذاہب کے مطابق رسومات کی ادائیگی اور اس کے پرچار میں آزاد ہوں گی۔

xi۔ قانون کی حاکمیت:

1973ء کے آئین کے مطابق ملک میں قانون کی حکمرانی ہوگی اور بغیر کسی قانونی جواز کے شہریوں کو تنگ نہیں کیا جائے گا۔ سرکاری ملازمین اور عام شہریوں کے لیے یکساں قانون اور عدالتوں کا نظام ہوگا۔

xii۔ معاشی عدل:

آئین میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ لوگوں کو بنیادی ضروریات زندگی مہیا کی جائیں گی۔ ریاست سے استحصال کا خاتمہ کرنے کیلیے حکومت ہر ممکن کوشش کرے گی اور ملک میں معاشی عدل قائم کیا جائے گا۔ مزدوروں کو مناسب اُجرت اور دولت کو چند ہاتھوں میں محدود ہونے سے بچانے کے لیے حکومت ہر ممکن اقدامات کرے گی۔

xiii۔ آئین کی حفاظت:

1973ء کے آئین میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ کوئی فرد بھی اس آئین کو غیر قانونی طریقے سے نہیں توڑ سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو غداری کے الزام میں سزائے موت دی جائے گی۔

xiv۔ ریفرنڈم:

1973ء کے آئین کی آٹھویں ترمیم کے ذریعے صدر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی اہم قومی و سیاسی مسئلے پر خود یا وزیرِ اعظم کے مشورے سے عوام کی رائے لینے کے لیے ریفرنڈم کرواسکتا ہے۔ ریفرنڈم کے قواعد و ضوابط کا تعین پارلیمنٹ کرے گی۔

xv۔ اسلامی آئین:

1973ء کا آئین اسلامی نوعیت کا ہے کیونکہ اس میں کئی اسلامی دفعات کو شامل کیا گیا ہے جن میں صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا، اسلام سرکاری مذہب، قرآن کی لازمی تعلیم، اسلامی نظامِ حیات اور مسلمان کی تعریف وغیرہ شامل ہیں۔

س8: آئین کا مفہوم بیان کریں اور اس کی ضرورت و اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **آئین کی تعریف و مفہوم:**

آئین کے لیے لفظ دستور انگریزی میں Law اور Constitutions بھی استعمال ہوتے ہے۔ آئین وہ آئینہ ہوتا ہے جس میں کسی

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

معاشرے کی مکمل تصویر نظر آتی ہے۔ وہ بنیادی اصولوں کا مجموعہ جس کے مطابق ریاست کا نظم ونسق چلایا جاتا ہے ریاست کا آئین یا دستور کہلاتا ہے۔
آئین ریاست کا بنیادی اور اعلیٰ ترین قانون ہوتا ہے جس کے بغیر ریاست کا تصور بھی ناممکن ہے۔ ہر ریاست کے حالات، ضروریات اور تقاضے مختلف ہوتے ہیں لہٰذا مختلف ریاستوں کے آئین بھی مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ یہ تحریری بھی ہوسکتا ہے اور غیر تحریری بھی۔

آسٹن:

آسٹن کے مطابق ''آئین قواعد وضوابط کا مجموعہ ہے۔ وہ جو ریاست میں اعلیٰ حکومت کے ڈھانچے کا تعین کرتا ہے۔''

دستور یا آئین کسی بھی ریاست کا اعلیٰ و برتر قانون ہوتا ہے اس کے بغیر کسی ریاست کی فلاح و بہبود کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کوئی بھی ریاست آئین کے بغیر اپنے معاملات کو احسن طریقے سے نہیں چلا سکتی۔

آئین کی ضرورت واہمیت:

کسی بھی ملک کا نظام چلانے کے لیے قوانین کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ قوانین کی موجودگی میں ہی ان مقاصد کا حصول ممکن ہوسکتا ہے جس کے لیے ملک حاصل کیا گیا ہوتا ہے۔ قوانین کسی بھی ملک کا انتظام چلانے کے لیے بنیادی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔
آئین کسی بھی ریاست کا بنیادی واعلیٰ قانون ہوتا ہے۔ کسی بھی ریاست میں آئین کی ضرورت واہمیت کو مندرجہ ذیل نکات سے بیان کیا جاسکتا ہے۔

1۔ بنیادی واعلیٰ قانون:

آئین ریاست کا بنیادی واعلیٰ قانون ہوتا ہے جس سے کسی بھی صورت میں انحراف ممکن نہیں ہوسکتا۔

2۔ قوانین کا مجموعہ:

آئین قوانین اور رسوم کا آئینہ دار اور مجموعہ ہوتا ہے جن کا احترام پوری قوم کے لیے لازم ہوتا ہے۔

3۔ برتر قانون:

آئین برتر قانون ہوتا ہے۔ ریاست کا کوئی فرد اور ادارہ آئین سے آزاد یا بالاتر نہیں ہوتا بلکہ آئین سب سے افضل و بالا ہوتا ہے۔

4۔ آئین کی خلاف ورزی جرم:

آئین کی خلاف ورزی سنگین جرم ہوتی ہے جس کی باقاعدہ سزائیں آئین میں درج ہوتی ہیں۔

5۔ آئین کی پاسداری:

ہر حکومت پر آئین کی وفاداری اور پاسداری لازمی ہوتی ہے اور ہر حکومت اس کی پاسداری اور وفاداری کا حلف اٹھاتی ہے۔

6۔ حکومتی دائرہ کار کا تعین:

ہر حکومت آئینی حدود کے اندر رہ کر اپنے فرائض ادا کرتی ہے اور کسی بھی قسم کی کوتاہی سے پرہیز کرتی ہے۔

7۔ بنیادی مقاصد اور ترجیحات کا تعین:

آئین ہر ریاست میں حکومت کے بنیادی مقاصد اور ترجیحات کا تعین کرتا ہے۔

8۔ عوامی جذبات کا مظہر:

آئین عوامی احساسات اور جذبات کا مظہر ہوتا ہے جس کا احترام کرنا ہر حکومت پر لازم ہوتا ہے۔

9۔ قوانین و پالیسیوں کی بنیاد:

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

ریاست کے تمام قوانین اور پالیسیاں ملکی آئین کی روشنی میں تیار ہوتے ہیں۔

10۔ انتشار اور بدنظمی:

ملکی آئین کی خلاف ورزی یا غیر موجودگی ریاست کے اندر انتشار اور بدنظمی کا باعث بنتی ہے اور بالآخر ریاست تباہی سے دوچار ہو جاتی ہے۔

11۔ حکومتی اداروں کے اختیارات و فرائض کا تعین:

آئین حکومت کے تینوں اہم اداروں مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ کے اختیارات و فرائض کا تعین آئین کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔

12۔ حکومتی اداروں کی اجارہ داری کا خاتمہ:

آئین کی موجودگی کسی بھی حکومتی ادارے کی اجارہ داری اور من مانی کو روکتی ہے۔

13۔ افراد کے حقوق کا تعین:

آئین واضح طور پر افراد کے حقوق کا تعین کرتا ہے اور ان کی حفاظت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

مندرجہ ذیل مختصر سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔

س1: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی پانچ وجوہات تحریر کیجئے۔ (لاہور بورڈ ء2008، ء2007، ء2006)

ج: ا۔ 1970ء کے انتخابات میں کوئی بھی مرکزی سیاسی پارٹی نہ تھی اور نہ ہی کوئی مرکزی لیڈر تھا۔

۲۔ جنرل یحییٰ خاں کی اقتدار سے چمٹے رہنے کی خواہش نے بھی ملکی حالات کو مزید خراب کیا۔

۳۔ نااہل ملکی قیادت بھی مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی اہم وجہ بنی۔

۴۔ مشرقی پاکستان میں تجارت، ملازمت اور تعلیم پر ہندوؤں کا اثر اور ان کا منفی کردار۔

۵۔ مشرقی پاکستان کی معاشی پسماندگی۔

۶۔ شیخ مجیب الرحمٰن کے چھ نکات نے بھی علیحدگی پسند رجحانات کو تقویت دی۔

۷۔ بھارت کی بے جا مداخلت اور مکتی باہنی کے کارکنوں کی تربیت، امداد اور علیحدگی پسند رجحانات کی سرپرستی۔

۸۔ زبان کا مسئلہ۔

س2: آئین سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 09-07-2006ء)

ج: وہ بنیادی اصولوں کا مجموعہ جس کے مطابق ریاست کا نظم ونسق چلایا جاتا ہے۔ ریاست کا آئین یا دستور کہلاتا ہے۔ آئین ریاست کا بنیادی اور اعلیٰ ترین قانون ہوتا ہے جس کے بغیر ریاست کا تصور ہی ناممکن ہے۔ ہر ریاست کے حالات، ضروریات اور تقاضے مختلف ہوتے ہیں لہٰذا مختلف ریاستوں کے آئین بھی مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ یہ تحریری بھی ہو سکتا ہے اور غیر تحریری بھی۔

س3: (1956ء) کا آئین کب اور کس نے منسوخ کیا؟ (لاہور بورڈ ء2010، ء2007، ء2006)

ج: پاکستان کے پہلے آئین (1956ء) کو 7 اکتوبر 1958ء کو جنرل ایوب خان نے منسوخ کیا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

س4: قراردادِ مقاصد کی اہمیت بیان کریں۔ (لاہور بورڈ 09-2008ء)

ج: قراردادِ مقاصد کی منظوری کے بعد پورے ملک میں خوشی و اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ لوگوں کو اس بات کا احساس ہو گیا کہ اب دستور بنانے کا کام لوگوں کی خواہشات اور مرضی کے مطابق پورا ہو سکے گا۔

۱۔ قراردادِ مقاصد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس قرارداد کی منظوری کے بعد ملک میں دستور بنانے کے کام کا آغاز کر دیا گیا۔

۲۔ اس مقصد کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی جسے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا نام دیا گیا۔

۳۔ اس قرارداد کی منظوری کے بعد دستور سازی کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور ہو گئیں۔

۴۔ اس قرارداد میں دستور بنانے کے لیے بنیادی اصولوں کی نشاندہی کی گئی۔

۵۔ اس قرارداد کو 1956ء اور 1962ء کے دساتیر میں بطور ابتدائیہ شامل کیا گیا جبکہ 1973ء کے آئین میں 1985ء میں 19 ویں ترمیم کر کے صدر جنرل ضیاء الحق نے اسے آئین کا باقاعدہ حصہ بنا دیا۔

س5: قراردادِ مقاصد کا مختصر تعارف بیان کریں۔ یا قراردادِ مقاصد کس نے اور کب پیش کیا؟

ج: 12 مارچ 1949ء کو پاکستان کے پہلے وزیر اعظم نواب زادہ لیاقت علی خاں نے پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کی۔ جس میں ان نکات کی نشاندہی کی گئی جن کو بنیاد بنا کر ملک کے مستقبل کا دستور بنایا جانا تھا جسے دستور ساز اسمبلی یعنی قومی اسمبلی نے کثرت رائے سے منظور کر لیا۔ اس قرارداد کو عرفِ عام میں قراردادِ مقاصد کہا جاتا ہے۔

س6: محمد خاں جونیجو کی حکومت کو کب اور کس نے برطرف کیا؟ (لاہور بورڈ 2009ء)

ج: محمد خاں جونیجو کی حکومت کو جنرل محمد ضیاء الحق نے 29 مئی 1988ء کو برطرف کیا اور قومی و صوبائی اسمبلیاں توڑ دیں اس طرح جونیجو 3 سال 2 ماہ تک ملک کے وزیر اعظم رہے۔

س7: 1973ء کے آئین میں مسلمان کی کیا تعریف کی گئی؟ (لاہور بورڈ 2008ء)

ج: 1973ء کے آئین میں مسلمان کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ مسلمان وہ ہے جو:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین رکھتا ہو۔ ۲۔ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی و رسول مانتا ہو۔

۳۔ آسمانی کتابوں اور قیامت پر یقین رکھتا ہو۔

س8: 1970ء کے انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے کتنی نشستیں حاصل کیں؟

ج: 1970ء کے انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے مغربی پاکستان سے 144 میں سے 88 نشستیں حاصل کیں۔ باقی سیٹیں دیگر جماعتوں نے حاصل کیں جبکہ مشرقی پاکستان سے کوئی بھی سیٹ حاصل نہ کر سکی۔

س9: ریاستی حکمت عملی کے پانچ اصول بیان کریں۔ (لاہور بورڈ 2008ء)

ج: ۱۔ ملک میں بسنے والے مسلمانوں کو انفرادی و اجتماعی طور پر اپنی زندگیاں اسلام کے قوانین کے مطابق گزارنے کے لیے مناسب و ضروری اقدامات اور سہولتیں فراہم کی جائیں۔

۲۔ قرآن پاک کی تعلیم کو لازمی اور غلطیوں سے پاک طباعت کا بندوبست کیا جائے۔

۳۔ اسلام کا لافانی ضابطۂ اخلاق رائج کیا جائے۔

۴۔ اسلامی نظام زکوٰۃ اور قاف کے متعلق امور کا مناسب بندوبست کرے۔

۵۔ علاقائی، نسلی، صوبائی اور قبائلی تعصبات کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

۶۔ اقلیتوں کو ضروری تحفظ اور خواتین کو مساوی حقوق دیئے جائیں۔

س10: 1962ء کے آئین کی چار اسلامی دفعات بیان کریں۔ (لاہور بورڈ 2009ء)

ج: ۱۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کیا گیا۔ ۲۔ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

۳۔ اقتدار اللہ تعالیٰ کی امانت ہے جو عوام کے نمائندوں کے ذریعے استعمال میں لایا جائے گا۔

۴۔ صدر کے لیے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

س11: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 10-09-2008ء)

ج: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے مراد یہ ہے کہ تمام اختیارات اور طاقت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، وہی کائنات کا خالق، مالک اور معبود ہے اور پوری کائنات پر اسی کی حاکمیت ہے، پوری کائنات پر اسی کا حکم چلتا ہے، کوئی اور ذات یا ہستی ایسی نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے برابر یا شریک ٹھہرایا جا سکے، حکمران مطلق العنان نہیں ہوتے وہ صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کرتے ہیں اور اختیارات کو امانت سمجھ کر استعمال کرتے ہیں اور اسلامی ریاست میں قوانین قرآن وسنت کی روشنی میں تشکیل پاتے ہیں۔

س12: گورنر جنرل ملک غلام محمد نے پہلی دستور ساز اسمبلی کو کب برخاست کیا؟ یا پہلی دستور ساز اسمبلی کب اور کس نے برخاست کی؟

ج: گورنر جنرل ملک غلام محمد نے پہلی دستور ساز اسمبلی (قومی اسمبلی) کو 24 اکتوبر 1954ء کو توڑ دیا اور نئی اسمبلی کے قیام کا اعلان کیا۔

س13: پاکستان میں دستور سازی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کا تذکرہ کریں۔

ج: ۱۔ آزادی کے فوراً بعد پاکستان ایسے بے شمار مسائل کا شکار ہو گیا جس کی وجہ سے دستور سازی کی طرف توجہ نہ دی جا سکی۔

۲۔ ملک میں سیاسی عدم استحکام بھی دستور سازی میں رکاوٹ بنا۔

۳۔ قائداعظمؒ کی وفات اور نااہل ملکی قیادت بھی آڑے رہی۔

۴۔ قائداعظم اور لیاقت علی خان کی وفات کے بعد قومی سطح پر قیادت کا فقدان رہا۔

۵۔ گورنر جنرل ملک غلام محمد کا حکومت پر قابض ہونا اور جوڑ توڑ میں مصروف ہونا۔

۶۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان زبان کا مسئلہ اور زمینی رابطہ نہ ہونا۔

س14: ون یونٹ سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2004ء)

ج: 1955ء میں مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان کو انتظامی ضرورت کے تحت اکٹھا کر کے ایک صوبہ بنا دیا گیا۔ جسے وحدت مغربی پاکستان یا عرفِ عام میں ون یونٹ کہا گیا۔

س15: پاکستان کا پہلا آئین کب اور کس نے نافذ کیا؟

ج: پاکستان میں پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو ملک میں نافذ کیا گیا جو اس وقت کے وزیراعظم چوہدری محمد علی کی انتھک کوششوں سے تیار کر کے نافذ کیا گیا۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

س16: 1956ء کے آئین کی چند خصوصیات بیان کریں۔

ج: ا۔ پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔

۲۔ ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت رائج کیا گیا۔

۳۔ آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اسلامی طرزِ زندگی، اختیارات کا عوامی نمائندوں کے ذریعے استعمال اور اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی دینے کا اعلان کیا گیا۔

۴۔ آئین میں شہریوں کو بہتر معیارِ زندگی اور شہری و بنیادی حقوق دینے کی ضمانت دی گئی۔

۵۔ 1956ء کے آئین میں اُردو اور بنگالی کو مشترکہ طور پر قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

۶۔ 1956ء کا آئین تحریری آئین تھا۔

س17: پاکستان میں پہلا مارشل لاء کب اور کس نے لگایا؟ (لاہور بورڈ 2006ء، 2007ء)

ج: پاکستان میں پہلا مارشل لاء بری فوج کے سربراہ جنرل محمد ایوب خان نے 7 اکتوبر 1958ء کو لگایا اس طرح ایوب خان ملک کے پہلے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بنے۔

س18: 1956ء کے آئین کی ناکامی کے چند اسباب بیان کریں۔

ج: ا۔ سیاست دانوں کی باہمی چپقلش

۲۔ جمہوری اداروں میں فوج کی بے جا مداخلت۔

۳۔ حکومتی معاملات میں بیوروکریسی کی بے جا مداخلت۔

۴۔ اعلیٰ و مرکزی قیادت کا فقدان۔

۵۔ گورنر جنرل کی حکومتی معاملات میں بے جا من مانی۔

۶۔ صوبوں کے درمیان محاذ آرائی۔

س19: پاکستان میں دوسرا آئین کب اور کس نے نافذ کیا؟

ج: صدر جنرل ایوب خان نے ملک کے لیے نیا آئین بنانے کے لیے 1960ء میں ایک دستوری کمیشن قائم کیا۔ اس کمیشن نے اپنی سفارشات 1961ء میں صدر کو پیش کیں ان میں صدر نے اپنی مرضی کی ترامیم کے بعد ایک نیا آئین تیار کیا۔ پاکستان کا یہ دوسرا آئین 8 جون 1962ء کو صدر جنرل محمد ایوب خان نے نافذ کیا۔

س20: 1962ء کے آئین کی چند خصوصیات بیان کریں۔ (لاہور بورڈ 2009ء)

ج: ا۔ 1962ء کا آئین تحریری تھا جو 250 دفعات اور پانچ گوشواروں پر مشتمل تھا۔

۲۔ 1962ء کا آئین وفاقی نوعیت کا تھا جس میں 2 صوبے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان تھے۔

۳۔ اس آئین میں صدارتی طرزِ حکومت اختیار کیا گیا۔

۴۔ 1962ء کے دستور میں کئی اسلامی دفعات مثلاً اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان، سربراہِ مملکت کے لیے مسلمان ہونا اور اسلامی طرزِ زندگی شامل تھی۔

۵۔ شہریوں کے بنیادی اور شہری حقوق کی ضمانت دی گئی۔

۶۔ اُردو اور بنگالی کو مشترکہ طور پر پاکستان کی قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

س21: 1962ء کے آئین کی ناکامی کی چند وجوہات بیان کریں / جنرل یحییٰ خان نے مارشل لاء کیوں لگایا؟

ج: ا۔ جنرل محمد ایوب خاں کی آمرانہ طرزِ حکومت

۲۔ فوج کی حکومتی معاملات میں بے جا مداخلت۔

۳۔ بیوروکریسی کا منفی کردار۔ ۴۔ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کے خلاف تحریک۔
۵۔ صوبوں کے درمیان محاذ آرائی میں اضافہ۔ ۶۔ مشرقی پاکستان کے احساس محرومی میں اضافہ۔

س22: پاکستان میں تیسرا آئین کب اور کس نے نافذ کیا؟ (لاہور بورڈ 2005ء)

ج: ذوالفقار علی بھٹو نے حکومت سنبھالتے ہی آئین بنانے کے لیے 25 ارکانِ اسمبلی پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی میں ان تمام سیاسی جماعتوں کو نمائندگی دی گئی، جو قومی اسمبلی میں نمائندگی رکھتی تھیں۔ کمیٹی نے اپنی سفارشات 31 دسمبر 1972ء کو قومی اسمبلی میں پیش کیں۔ جنہیں 10 اپریل 1973ء کو منظور کر لیا گیا۔ اس طرح پاکستان میں تیسرا آئین 14 اگست 1973ء کو ذوالفقار علی بھٹو نے نافذ کیا۔

س23: 1973ء کے آئین کی چند خصوصیات بیان کریں۔ (لاہور بورڈ 2009ء)

ج: ۱۔ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔
۲۔ 1973ء کے آئین کے تحت ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام رائج کیا گیا۔
۳۔ 1973ء کے آئین کے تحت قانون ساز ادارے کے دو ایوان رکھے گئے جن کو قومی اسمبلی اور سینٹ کا نام دیا گیا۔
۴۔ آئین میں عدلیہ کی آزادی کی ضمانت دی گئی۔
۵۔ 1973ء کا آئین تحریری ہے جو 280 دفعات پر مشتمل ہے۔
۶۔ اُردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا گیا۔
۷۔ شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی اور تمام شہریوں کو قانون کی نظر میں برابر تسلیم کیا گیا۔

س24: 1973ء کے آئین کی چند اسلامی دفعات لکھیں۔

ج: ۱۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کیا گیا۔ ۲۔ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔
۳۔ آئین میں مسلمان کی تعریف کی گئی۔ ۴۔ آئین میں صدر اور وزیراعظم کے لیے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔
۵۔ اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔
۶۔ زکوٰۃ و عشر کا نظام، اقلیتوں کا تحفظ، شہریوں کے بنیادی حقوق اور اسلامی ممالک سے بہتر تعلقات قائم کرنے کی ضمانت دی گئی۔

س25: 1956ء کے آئین کی چار اسلامی دفعات بیان کریں۔

ج: ۱۔ پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ رکھا گیا۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کیا گیا۔
۳۔ اقلیتوں کے حقوق اور شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی۔ ۴۔ اسلامی اتحاد کو فروغ دینے کی بات کی گئی۔

س26: پاکستان میں دوسرے عام انتخابات کب اور کس نے منعقد کروائے اور کیا نتیجہ برآمد ہوا؟ یا جنرل ضیاء الحق نے مارشل لاء کیوں لگایا؟

ج: پاکستان میں دوسرے عام انتخابات 1977ء میں ذوالفقار علی بھٹو نے منعقد کروائے۔ جس میں PPP کو زبردست کامیابی ملی مگر حزب اختلاف کی طرف سے دھاندلی کا الزام لگایا گیا اور حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کیا۔ ملک گیر ہنگامے شروع ہو گئے، حالات حکومت کے کنٹرول سے باہر ہونے لگے تو ضیاء الحق نے حکومت کو برطرف کر کے مارشل لاء لگا دیا۔

س27: پاکستان میں پہلا سول مارشل لاء کس نے لگایا؟

ج: بنگلہ دیش کے قیام کے بعد جنرل یحییٰ خان نے اقتدار پاکستان پیپلز پارٹی کے حوالے کر دیا۔ پیپلز پارٹی کے سربراہ جناب ذوالفقار علی بھٹو

TopStudyWorld.com

نے 1972ء میں اقتدار سنبھالتے ہی ملک میں ایک عبوری آئین نافذ کیا اور پاکستان کی تاریخ میں پہلے سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے اقتدار سنبھالا۔

س28: مشرقی پاکستان کے سانحہ میں لسانی مسئلہ نے اہم کردار ادا کیا وضاحت کریں۔

ج: زبان کا مسئلہ اگرچہ 1956ء اور 1962ء کے دستور میں حل ہو گیا تھا مگر مشرقی پاکستان کے لوگوں کے اندر زبان کے حوالے سے ایک احساس محرومی پیدا ہو چکا تھا جو ان اقدامات کے باوجود بھی ختم نہ کیا جا سکا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے جو سندھی، پنجابی، بلوچی، بنگالی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہونے کا جو سبق دیا تھا اسے فراموش کر دیا گیا اور یوں زبان کا مسئلہ بھی مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا سبب بنا۔

س29: مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں ہندو اساتذہ نے کیا کردار ادا کیا؟

ج: مشرقی پاکستان میں تعلیم کا شعبہ پوری طرح ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا۔ انھوں نے بنگالیوں کو پاکستان کے خلاف پوری طرح تیار کیا اور ان کے جذبات کو ابھارا۔ اور معصوم طلبہ کے ذہنوں میں علیحدگی کا زہر گھول دیا۔

س30: پاکستان میں پہلے عام انتخابات کب منعقد ہوئے؟

ج: ملک کے پہلے عام انتخابات 7 دسمبر 1970ء کو ہوئے۔ ان انتخابات کے نتیجے میں مشرقی پاکستان سے شیخ مجیب الرحمٰن کی عوامی لیگ نے زبردست کامیابی حاصل کی مگر مغربی پاکستان سے اُسے کوئی بھی سیٹ نہ مل سکی۔ یہی صورت حال مغربی پاکستان کی سیاسی جماعتوں کی تھی۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے مغربی پاکستان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

س31: شیخ مجیب الرحمٰن نے کب اپنے گھر پر بنگلہ دیش کا پرچم لہرا دیا؟

ج: شیخ مجیب الرحمٰن نے 23 مارچ 1971ء کو اپنے گھر پر بنگلہ دیش کا پرچم لہرا دیا۔

س32: مشرقی پاکستان میں پاکستانی فوجیوں اور عام شہریوں کا قتل عام کس جماعت نے کیا؟

ج: ہندوستان نے اپنے غنڈوں کو اپنی خفیہ ایجنسیوں کے ذریعے مکتی باہنی کے لوگوں کی مدد کی اور انہوں نے پاکستانی فوجیوں اور عام شہریوں کا قتل عام شروع کر دیا۔

مندرجہ ذیل ہر سوال کے آخر میں چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ پاکستان میں پہلے عام انتخابات ہونے کا سن۔

الف۔ 1969ء　ب۔ 1968ء　ج۔ 1970ء　د۔ 1967ء

2۔ جنرل یحییٰ خاں نے حکومت سنبھالی۔

الف۔ 1969ء　ب۔ 1970ء　ج۔ 1968ء　د۔ 1958ء

3۔ قراردادِ مقاصد کب منظور ہوئی۔

الف۔ 12 مارچ 1948ء　ب۔ 12 مارچ 1949ء　ج۔ 12 مارچ 1947ء　د۔ 12 اپریل 1949ء

4۔ پاکستان کے پہلے وزیراعظم کون تھے؟

الف۔ لیاقت علی خاں　ب۔ قائدِ اعظمؒ　ج۔ خواجہ ناظم الدین　د۔ حسین شہید سہروردیؒ

5۔ پاکستان کا پہلا آئین کب نافذ ہوا؟

الف۔ 23 مارچ 1954ء　ب۔ 23 مارچ 1955ء　ج۔ 23 مارچ 1956ء　د۔ 23 مارچ 1953ء

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

6۔ 1962ء کے آئین کے تحت ملک میں کونسا طرز حکومت رائج کیا گیا؟
الف۔ پارلیمانی ب۔ جمہوری ج۔ صدارتی د۔ وفاقی

7۔ جنرل محمد ایوب خان نے کتنے سال حکومت کی؟
الف۔ 5 سال ب۔ 15 سال ج۔ 10 سال د۔ 20 سال

8۔ جنرل ضیاء الحق نے پاکستان میں مارشل لاء کب لگایا؟
الف۔ 5 فروری 1969ء ب۔ 5 فروری 1977ء ج۔ 5 فروری 1973ء د۔ 5 جولائی 1977ء

9۔ جنرل پرویز مشرف نے کب اقتدار سنبھالا؟
الف۔ 12 اکتوبر 1999ء ب۔ 12 اکتوبر 1993ء ج۔ 12 اکتوبر 1997ء د۔ 12 اکتوبر 2002ء

10۔ 1973ء کا آئین کتنی دفعات پر مشتمل ہے؟
الف۔ 280 ب۔ 250 ج۔ 300 د۔ 350

11۔ محمد خان جونیجو کب پاکستان کے وزیر اعظم کب منتخب ہوئے؟
الف۔ 23 مارچ 1985ء ب۔ 23 مارچ 1984ء ج۔ 23 مارچ 1988ء د۔ 23 مارچ 1977ء

12۔ جنرل محمد ایوب خان نے کب اقتدار سنبھالا؟
الف۔ 1952ء ب۔ 1954ء ج۔ 1956ء د۔ 1958ء

13۔ بنگلہ دیش کا قیام کب عمل میں آیا؟
الف۔ 16 دسمبر 1969ء ب۔ 16 دسمبر 1970ء ج۔ 16 دسمبر 1971ء د۔ 16 دسمبر 1972ء

14۔ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی برخاست کی گئی۔
الف۔ 24 اکتوبر 1954ء ب۔ 24 اکتوبر 1955ء ج۔ 24 اکتوبر 1953ء د۔ 24 اکتوبر 1950ء

15۔ صدر جنرل محمد ضیاء الحق کا فضائی حادثہ کب پیش آیا؟
الف۔ 17 اگست 1990ء ب۔ 17 اگست 1988ء ج۔ 17 اگست 1989ء د۔ 17 اگست 1985ء

16۔ قراردادِ مقاصد میں حاکمیت تسلیم کی گئی ہے۔
الف۔ عوام ب۔ صدر ج۔ وزیر اعظم د۔ اللہ تعالیٰ

17۔ 1973ء کے آئین میں کب ترمیم کر کے قراردادِ مقاصد کو باقاعدہ آئین کا حصہ بنا دیا گیا؟
الف۔ 1974ء ب۔ 1985ء ج۔ 1979ء د۔ 1977ء

18۔ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کو 24 اکتوبر 1954ء کو کس گورنر جنرل نے برخاست کیا؟
الف۔ ملک غلام محمد ب۔ ایوب خان ج۔ محمد علی بوگرہ د۔ چوہدری محمد علی

19۔ مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ضم کر کے ون یونٹ بنا دیا گیا۔
الف۔ 1954ء ب۔ 1955ء ج۔ 1956ء د۔ 1953ء

20۔ پاکستان میں پہلا آئین (23 مارچ 1956ء) کس نے نافذ کیا؟

TopStudyWorld.com

الف۔ ملک غلام محمد ب۔ ایوب خان ج۔ محمد علی بوگرہ د۔ چوہدری محمد علی

21۔ پاکستان میں پہلا آئین (1956ء) قیام پاکستان کے کتنے سال بعد نافذ ہوا؟

الف۔ آٹھ ب۔ نو ج۔ سات د۔ دس

22۔ 1956ء کا آئین منسوخ ہوا۔

الف۔ 1958ء ب۔ 1957ء ج۔ 1956ء د۔ 1959ء

23۔ 1956ء کا آئین کتنا عرصہ ملک میں نافذ رہا۔

الف۔ دو سال سات ماہ ب۔ تین سال سات ماہ ج۔ سات سال دو ماہ د۔ تین سال دو ماہ

24۔ پاکستان کا پہلا آئین (1956ء) کس نے منسوخ کیا؟

الف۔ ملک غلام محمد ب۔ جنرل ایوب خان ج۔ جنرل یحییٰ خاں د۔ سکندر مرزا

25۔ پاکستان میں پہلا مارشل لاء کس نے لگایا؟

الف۔ ملک غلام محمد ب۔ جنرل ایوب خان ج۔ جنرل یحییٰ خاں د۔ سکندر مرزا

26۔ 1962ء کا آئین کتنی دفعات پر مشتمل تھا؟

الف۔ 200 ب۔ 300 ج۔ 350 د۔ 250

27۔ 1962ء کے آئین کی تیاری کے لیے دستوری کمیشن نے کب اپنی سفارشات پیش کیں۔

الف۔ 1962ء ب۔ 1963ء ج۔ 1965ء د۔ 1961ء

28۔ 1956ء اور 1962ء کے دساتیر میں قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

الف۔ اُردو اور پنجابی ب۔ بنگالی اور انگریزی ج۔ پنجابی اور بنگالی د۔ اُردو اور بنگالی

29۔ پاکستان میں دوسرا آئین ایوب خان نے کب نافذ کیا؟

الف۔ 8 جون 1962ء ب۔ 8 جون 1963ء ج۔ 8 جون 1965ء د۔ جون 1961ء

30۔ پاکستان کے دوسرے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کون تھے؟

الف۔ ملک غلام محمد ب۔ جنرل ایوب خان ج۔ ذوالفقار علی بھٹو د۔ جنرل یحییٰ خاں

31۔ ملک میں دوسرا مارشل لاء نافذ کیا گیا۔

الف۔ 25 مارچ 1969ء ب۔ 25 مارچ 1968ء ج۔ 25 مارچ 1970ء د۔ 25 مارچ 1967ء

32۔ ذوالفقار علی بھٹو نے عبوری آئین نافذ کیا۔

الف۔ 1969ء ب۔ 1970ء ج۔ 1971ء د۔ 1972ء

33۔ ملک کے پہلے عام انتخابات میں کس سیاسی جماعت نے مغربی پاکستان میں اکثریت حاصل کی؟

الف۔ مسلم لیگ ب۔ عوامی لیگ ج۔ جمہوری وطن پارٹی د۔ پیپلز پارٹی

34۔ ملک کے پہلے عام انتخابات میں کس سیاسی جماعت نے مشرقی پاکستان میں اکثریت حاصل کی؟

الف۔ مسلم لیگ ب۔ عوامی لیگ ج۔ جمہوری وطن پارٹی د۔ پیپلز پارٹی

TopStudyWorld.com

35۔ پاکستان کے پہلے سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تھے۔
الف۔ جنرل ضیاء الحق ب۔ جنرل ایوب خان ج۔ ذوالفقار علی بھٹو د۔ جنرل یحییٰ خاں

36۔ 1973ء کا آئین تشکیل دینے کے لیے ذوالفقار علی بھٹو نے کتنے ارکان پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی؟
الف۔ 25 ب۔ 30 ج۔ 20 د۔ 28

37۔ پاکستان کا پہلا متفقہ آئین تھا۔
الف۔ 1962ء کا آئین ب۔ 1973ء کا آئین ج۔ 1956ء کا آئین د۔ 1972ء کا آئین

38۔ ملک میں تیسرا آئین نافذ ہوا۔
الف۔ 14 اگست 1962ء ب۔ 14 اگست 1973ء ج۔ 14 اگست 1956ء د۔ 14 اگست 1972ء

39۔ 1973ء کے آئین سے متعلق سفارشات قومی اسمبلی میں کب پیش کی گئیں۔
الف۔ 31 دسمبر 1962ء ب۔ 31 دسمبر 1973ء ج۔ 31 دسمبر 1956ء د۔ 31 دسمبر 1972ء

40۔ پاکستان کے تیسرے آئین کو قومی اسمبلی نے کب منظور کیا۔
الف۔ 10 اپریل 1962ء ب۔ 10 اپریل 1973ء ج۔ 10 اپریل 1956ء د۔ 10 اپریل 1972ء

41۔ 1973ء کے آئین کے تحت ملک میں کونسا نظام حکومت رائج کیا گیا؟
الف۔ صوبائی ب۔ صدارتی ج۔ وفاقی و پارلیمانی د۔ وحدانی

42۔ 1973ء کے آئین کے تحت ملک میں قانون ساز ادارے کے کتنے ایوان رکھے گئے؟
الف۔ تین ب۔ ایک ج۔ دو د۔ چار

43۔ 1973 کے آئین کے تحت پاکستان میں کس کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے؟
الف۔ اسپیکر ب۔ صدر اور وزیر اعظم ج۔ چیرمین سینٹ د۔ وزیر اعلیٰ

44۔ پاکستان میں دوسرے عام انتخابات کروائے گئے؟
الف۔ 1970ء ب۔ 1977ء ج۔ 1973ء د۔ 1985ء

45۔ جنرل ضیاء الحق نے ملک میں عبوری آئین کب نافذ کیا۔؟
الف۔ 1969ء ب۔ 1977ء ج۔ 1981ء د۔ 1985ء

46۔ صدرِ پاکستان جنرل ضیاء الحق نے مجلسِ شوریٰ قائم کی۔
الف۔ 1980ء ب۔ 1977ء ج۔ 1981ء د۔ 1985ء

47۔ ملک میں تیسرے عام انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر کب کروائے گئے؟
الف۔ فروری 1980ء ب۔ فروری 1988ء ج۔ فروری 1981ء د۔ فروری 1985ء

48۔ فروری 1985ء کے عام انتخابات کے بعد ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔
الف۔ ضیاء الحق ب۔ محمد خاں جونیجو ج۔ غلام اسحاق خان د۔ بینظیر بھٹو

49۔ وزیر اعظم محمد خاں جونیجو کی حکومت کو جنرل ضیاء الحق نے برطرف کیا۔
الف۔ 29 مئی 1990ء ب۔ 29 مئی 1988ء ج۔ 29 مئی 1981ء د۔ 29 مئی 1985ء

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

50۔ وزیراعظم محمد خاں جونیجو کتنا عرصہ پاکستان کے وزیراعظم رہے؟
الف۔ دو سال تین ماہ ب۔ چار سال تین ماہ ج۔ تین سال دو ماہ د۔ پانچ سال دو ماہ

51۔ پاکستان میں چوتھے عام انتخابات منعقد ہوئے۔
الف۔ نومبر 1990ء ب۔ نومبر 1988ء ج۔ نومبر 1989ء د۔ نومبر 1985ء

52۔ نومبر 1988ء کے انتخابات کے نتیجے میں کس کو پاکستان کا وزیراعظم منتخب کیا گیا؟
الف۔ بیگم عابدہ حسین ب۔ محمد خاں جونیجو ج۔ غلام اسحاق خان د۔ بینظیر بھٹو

53۔ صدر غلام اسحاق خان نے بینظیر بھٹو کی حکومت کو برطرف کر دیا۔
الف۔ اگست 1990ء ب۔ اگست 1988ء ج۔ اگست 1989ء د۔ اگست 1993ء

54۔ غلام اسحاق خان نے ملک میں پانچویں عام انتخابات کروائے۔
الف۔ اکتوبر 1990ء ب۔ اکتوبر 1988ء ج۔ اکتوبر 1989ء د۔ اکتوبر 1993ء

55۔ اکتوبر 1990ء کے انتخابات کے نتیجے میں ملک کے وزیراعظم منتخب ہوئے۔
الف۔ نواز شریف ب۔ بلخ شیر مزاری ج۔ غلام اسحاق خان د۔ بینظیر بھٹو

56۔ 1993ء میں غلام اسحاق خان نے کس حکومت کو برطرف کیا۔
الف۔ نواز شریف ب۔ بلخ شیر مزاری ج۔ غلام مصطفٰی جتوئی د۔ بینظیر بھٹو

57۔ ملک میں چھٹے عام انتخابات منعقد ہوئے۔
الف۔ 16 اکتوبر 1990ء ب۔ 16 اکتوبر 1988ء ج۔ 16 اکتوبر 1996ء د۔ 16 اکتوبر 1993

58۔ بینظیر بھٹو ملک کی دوسری بار وزیراعظم منتخب ہوئیں۔
الف۔ 1990ء ب۔ 1988ء ج۔ 1996ء د۔ 1993ء

59۔ 5 نومبر 1996ء کو بینظیر حکومت کو کونسے صدر پاکستان نے برطرف کیا؟
الف۔ نواز شریف ب۔ فاروق احمد خاں لغاری ج۔ پرویز مشرف د۔ ملک معراج خالد

60۔ نواز شریف دوسری بار وزیراعظم منتخب ہوئے۔
الف۔ فروری 1990ء ب۔ فروری 1993ء ج۔ فروری 1997ء د۔ فروری 2002ء

61۔ 1997ء کے انتخابات میں ملک کے وزیراعظم منتخب ہوئے۔
الف۔ نواز شریف ب۔ بےنظیر بھٹو ج۔ معین قریشی د۔ ملک معراج خالد

62۔ 12 اکتوبر 1999ء کو آئین معطل کر کے کس نے عبوری آئین PCO نافذ کیا؟
الف۔ جنرل مرزا اسلم بیگ ب۔ جنرل پرویز مشرف ج۔ جنرل یحیٰی خاں د۔ جنرل ضیاء الحق

63۔ پاکستان میں جنرل محمد ضیاء الحق نے ریفرنڈم منعقد کروایا۔
الف۔ 1984ء ب۔ 1981ء ج۔ 1985ء د۔ 2002ء

64۔ جنرل پرویز مشرف نے ریفرنڈم کروایا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

الف۔ اپریل 1998ء ب۔ اپریل 2000ء ج۔ اپریل 2001ء د۔ اپریل 2002ء

65۔ 10 اکتوبر 2002ء کے انتخابات کے نتیجے میں پاکستان کے وزیرِ اعظم بنے۔

الف۔ فاروق احمد خان لغاری ب۔ شوکت عزیز ج۔ میر ظفر اللہ خاں جمالی د۔ چوہدری شجاعت حسین

66۔ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل تھے۔

الف۔ لیاقت علی خاں ب۔ قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ ج۔ ملک غلام محمد د۔ خواجہ ناظم الدین

67۔ 1970ء کے عام انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے مغربی پاکستان میں قومی اسمبلی کی 144 نشستوں میں سے کتنی نشستیں جیتیں؟

الف۔ 98 ب۔ 80 ج۔ 120 د۔ 88

68۔ مشرقی پاکستان کے حالات پر قابو پانے کے لیے کس کو مشرقی پاکستان کا گورنر مقرر کیا گیا؟

الف۔ جنرل یحییٰ خاں ب۔ جنرل ٹکا خاں ج۔ جنرل ایوب خان د۔ جنرل پرویز مشرف

69۔ شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنے گھر پر بنگلہ دیش کا پرچم لہرایا۔

الف۔ 23 مارچ 1969ء ب۔ 23 مارچ 1970ء ج۔ 23 مارچ 1972ء د۔ 23 مارچ 1971ء

70۔ 1971ء کی جنگ میں پاکستانی فوجی بھارت کی قید میں چلے گئے۔

الف۔ 80 ہزار ب۔ 70 ہزار ج۔ 90 ہزار د۔ 1 لاکھ

71۔ عوامی لیگ کے صدر (سربراہ) تھے۔

الف۔ جنرل یحییٰ خاں ب۔ شیخ مجیب الرحمٰن ج۔ ذوالفقار علی بھٹو د۔ عمران خان

72۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی و پہلے چیئرمین تھے۔

الف۔ جنرل یحییٰ خاں ب۔ شیخ مجیب الرحمٰن ج۔ ذوالفقار علی بھٹو د۔ نواز شریف

73۔ 1956ء کے آئین میں کون سا طرزِ حکومت رائج کیا گیا؟

الف۔ صدارتی ب۔ وحدانی ج۔ بادشاہت د۔ پارلیمانی و وفاقی

74۔ پاکستان میں بننے والے تمام دساتیر میں بطور ابتدائیہ شامل کی گئی ہے۔

الف۔ قراردادِ مقاصد ب۔ قراردادِ پاکستان ج۔ قراردادِ لاہور د۔ قراردادِ اسلام آباد

75۔ پاکستان میں پہلا مارشل لاء کب لگایا گیا؟

الف۔ 7 اکتوبر 1958ء ب۔ 23 مارچ 1970ء ج۔ 23 مارچ 1972ء د۔ 23 مارچ 1971ء

76۔ ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی۔

الف۔ 1979ء میں ب۔ 1970ء میں ج۔ 1976ء میں د۔ 1971ء میں

جوابات

ج	-6	ج	-5	الف	-4	ب	-3	الف	-2	ج	-1
د	-12	الف	-11	الف	-10	الف	-9	د	-8	ج	-7
الف	-18	ب	-17	د	-16	ب	-15	الف	-14	ج	-13
ب	-24	الف	-23	الف	-22	ب	-21	د	-20	ب	-19
د	-30	الف	-29	د	-28	د	-27	د	-26	ب	-25
الف	-36	ج	-35	ب	-34	د	-33	د	-32	الف	-31
ج	-42	ج	-41	ب	-40	د	-39	ب	-38	ب	-37
ب	-48	د	-47	ج	-46	ج	-45	ب	-44	ب	-43
الف	-54	الف	-53	د	-52	ب	-51	ج	-50	ب	-49
ج	-60	ب	-59	د	-58	د	-57	الف	-56	الف	-55
ب	-66	ج	-65	د	-64	الف	-63	ب	-62	الف	-61
ج	-72	ب	-71	ج	-70	د	-69	ب	-68	د	-67
				الف	-76	الف	-75	الف	-74	د	-73

TopStudyWorld.com